ہیں۔ اسلام نے حسن معاشرت کے اعلیٰ ترین نمونے مدینہ میں قائم کر کے دکھا دیئے جو حالتِ جنگ میں بھی برقرار رکھے گئے۔ اقتصاد، اس حیاتِ دنیوی کا سب سے بڑا میدان ہے اور اسلام نے اس میں اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عملی کردار کے ذریعے روشنی کے ایسے مینار قائم کرائے جن کی ضیا پاشیاں اس راہ کے مسافروں کو کبھی بھٹکنے نہ دیں گی۔ انسانی حیات جامد نہیں بلکہ ہر لحظہ، ہر لمحہ تغیر پذیر اور انقلاب سے لبریز ہے اس لیے مجتہدین اسلام کو اجتہاد کرنے کا حق دیا گیا ہے کہ وہ بدلتے حالات سے پیدا ہونے والے مسائل جن کی حیثیت روزمرہ کی زندگی میں فروع کی سی ہے اور جن کے متعلق قرآن، حدیث یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے تعامل میں کوئی واضح حکم یا نظیر موجود نہ ہو تو وہاں امت کی رہنمائی کیلئے کوئی حکم لگا دیں لیکن یہ حکم بنیادی عقائد، فرائض عبادات اور اسلام کے مقرر کردہ حلال و حرام پر لگانے کا انہیں کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا۔ منکر حدیث غلام احمد پرویز نے عیدالاضحیٰ کی قربانی کی بجائے نقد رقوم صدقہ کر دینے کا اجتہاد کیا کہ اس طرح ملک میں گوشت کی قلت سے بچا جا سکتا ہے۔ یہ اجتہاد اس لیے مردود ہے کہ یہ قربانی کے قرآنی حکم کے الٹ ہے۔ حجاج کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے منیٰ میں قربانی کرنے کا حکم انفرادی طور پر حاجی کیلئے مشکل ہو گیا تو سعودی مجتہدین نے اپنے اجتہاد سے اس کی ادائیگی کا ایک پورا سسٹم متعارف کرا دیا جو امت نے بطیّبِ خاطر قبول کر لیا۔ اسی طرح مطاف تنگ ہو گیا تو اس کی توسیع کر دی گئی اور اب دوسری تیسری منزل پر مطاف بن گئے ہیں مگر اصل حکم میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح پرویز نے زکوٰۃ کی شرح اڑھائی فی صد سے بڑھا کر 5 فی صد کا اجتہاد کیا جو اس لیے مردود ٹھہرا کہ شرحِ زکوٰۃ حدیث شریف میں متعین اور مقرر ہے۔

غدارِ وطن

ہمارا ہمیشہ سے ایم۔ کیو۔ ایم کے متعلق یہ مؤقف رہا ہے کہ ایک دہشت گرد لسانی تنظیم ہے اور اس کی ابتدا بھتہ خوری، قتل و غارت، ڈاکہ زنی اور بے رحم فسطائیت اور انتہا وطن سے غداری ہے۔ یہی لچھن مشرقی بنگال میں مجیب غدار تھا اور جب ایوب خان نے اگرتلا سازش کیس میں اس پر ہاتھ ڈالا تو مغربی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں، ایوب خان سے سیاسی تنازعات کے تصفیہ کیلئے مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کیلئے مجیب کی رہائی کی شرط لگا کر بیٹھ گئیں اور پھر جو ہوا سب کے سامنے ہے۔ اسی طرح ولی خان اور آلِ عبدالغفار پوری زندگی، عبدالصمد اچکزئی اور خیر بخش مری وطن سے غداری کرتے کرتے مر گئے مگر انہیں کسی نے نہ

پوچھا۔اب بھی جبکہ پوری کی پوری ایم۔کیو۔ایم کھلم کھلا پاکستان مردہ باد کے نعرے لگا رہی ہے اور ہمارے جرنیلوں کو بُرا بھلا کہہ رہی ہے تو رسمی مذمت کے بعد ایم۔کیو۔ایم کو من حیث الجماعت زندہ رکھنے کا مشورہ ہمارے سیاستدان دے رہے ہیں۔یہ ڈاکٹر فاروق ستار جو برائت، مذمت اور ندامت کا اظہار کررہا ہے، غدارِ وطن الطاف حسین کا فکری جانشین اور رائٹ ہینڈ مین ہے، لومڑی کی طرح چالاک ہے اور ایم۔کیو۔ایم کی خونیں داستان کا سب سے بڑا سفاک کردار ہے۔ان سیاستدانوں کو وسیم اختر کی پریس کانفرنس کا گہرا تجزیہ کرنا چاہیے کہ اس کا دم خم کتنا زہر سے بھرا ہے۔ایم۔کیو۔ایم کے مردوں کی طرح ان کی خواتین کارکنان بھی غداری میں پوری طرح ملوث ہیں۔ہمارے نزدیک وہ اس رعایت کی مستحق بھی نہیں ہیں جو اسلام حالتِ جنگ میں دشمن فوج کی عورتوں کو دیتا ہے۔نسرین جلیل، اپنے اس نام نہاد بھائی کی کال پر پاکستان کی سالمیت پر کوئی بھی وار کرنے کیلیے ہمہ وقت اور ہمہ تن تیار ہوگی۔

ہم اپنا مؤقف لسانی تحریکوں کے متعلق ایک بار پھر دہراتے ہیں کہ لسانی بنیاد کا آخری تقاضا علیحدہ وطن ہوتا ہے۔ہم پی پی پی کے سیاستدانوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ تاریخ کا یہ فیصلہ ضرور پڑھیں کہ بنگلا زبان کو دوسری قومی زبان مان لینا ہی دراصل بنگلا دیش کی بنیاد کا پہلا پتھر تھا۔اسی طرح اردو سپیکنگ لوگوں کا یہ اجتماع غداری کا ابتدائیہ بن گیا۔ابھی یہ فتنہ اٹھا ہے دیکھیں انجام کیا ہوتا ہے۔لیکن اس سے پہلے سرائیکی بولی کی بنیاد پر سرائیکی وسیب کا مقدمہ روز بروز مضبوط ہو رہا ہے۔

بہاول پور سے صحرائے گڈرو کے راستے بھارتی ریاست جیسلمیر کچھ زیادہ دور نہیں، عنقریب بھارتی ''را'' اس میں اپنی خدمات پیش کردے گی اور اس لسانی تحریک کے کارپردازان بھی ایم۔کیو۔ایم کی طرح یہ تعاون قبول کرلیں گے۔پی پی پی کے اکابرین اور خاص طور پر یوسف رضا گیلانی اس مسئلہ پر تدبر کریں اور یہ آگ نہ بھڑکائیں۔سندھ، بلوچستان اور ''کے۔پی کے'' کی تقسیم کا اگر کوئی نام لے تو وہاں کے لوگ اسی زبان کو کاٹ دینے پر تیار ہو جاتے ہیں مگر پنجاب ایک ایسا صوبہ ہے جس کے باسی خود اس کی تقسیم کا مطالبہ کرتے ہیں۔مسئلہ جنوبی پنجاب کی پسماندگی اور تختِ لاہور کی خوش حالی کا نہیں بلکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ گیلانیوں اور مخدوموں کو تخت لاہور پر بیٹھنے کی امید نہیں، اس لیے وہ اپنے لیے الگ سلطنت حاصل کرنے کیلیے سوتیلی ماں کی طرح پنجاب کو دو ٹکڑے کرنے پر تیار ہیں۔

صدر ضیاء الحق نے یہ گندہ پودا، پیپلز پارٹی کا زور توڑنے کیلئے لگایا اور مشرف نے اپنے مقاصد کیلئے اس کی خوب آبیاری کی ہماری اس گزارش پر ضرور توجہ دیں کہ الطاف غدار تھا۔ این۔آر۔او سے بھی مستفید ہوا مگر واپس نہ آیا۔ اسی طرح مشرف بھی سنگین غداری کے جرم میں ماخوذ ہوا اور وطن سے بھاگ گیا۔ مشرف کا دور الطاف حسین کی واپسی کیلئے بڑا ساز گار تھا مگر وطن سے غداری کا جو مشن اسے انڈیا نے سونپا تھا اس کی تکمیل وطن سے باہر بیٹھ کر آسان تھی۔

میاں نواز شریف کی حکومت پر بڑی بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے کہ ان غداروں کو ملکی قانون کے مطابق سزا دیں۔ اس سلسلے میں پہلا قدم اٹھائیں اور الطاف اور اس کی لنڈن والی رابطہ کمیٹی کے ارکان کی پاکستانی شہریت اور پاسپورٹ منسوخ کر دیں۔

چوہدری نثار علی خان کے اس بیان سے ہمیں اصولی اختلاف ہے کہ اردو سپیکنگ کمیونٹی محب وطن ترین کمیونٹی ہے اور ان کے اجداد نے پاکستان بنایا تھا۔ ہم چوہدری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ انہیں پنجابیوں، سندھیوں، بلوچوں اور پٹھانوں کی حب وطن میں کیا کمی نظر آئی ہے جو انہوں نے الطاف حسین کے اجداد اور اولاد کو حب وطن کا اتنا بڑا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے۔ چوہدری صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں انتقال آبادی کا فارمولا پنجاب اور بہار پر لاگو ہوتا تھا اور یہ علاقے اصطلاحی طور پر طے شدہ علاقے کہلاتے اور یو۔ پی سی پی وغیرہ انتقال آبادی کے اعتبار سے غیر طے شدہ کہلائے۔ پنجاب کا ضلع کرنال، گوڑ گاؤں اور انبالہ اردو سپیکنگ تھے۔ یہاں کے مہاجر آئے اور اپنی تمام شناخت پاکستان میں مدغم کر دی۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی سے آنے والے اردو سپیکنگ لوگ زیادہ تر غیر قانونی طور پر آئے اور کراچی، حیدر آباد وغیرہ پر قابض ہو گئے۔ الطاف حسین اور اس کی ایم۔ کیو۔ ایم انہیں بھگوڑوں پر مشتمل ہے۔ ان پر مہاجر کا مقدس لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا اور خصوصاً اب جبکہ ان کی غداری، خود اُن کی زبان سے طشت از بام ہو گئی ہے۔ ہم چوہدری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں پاکستان بنانے میں بنگالیوں، بہاریوں، پنجابیوں، بلوچوں، سندھیوں اور پٹھانوں کا بھی کوئی حصہ تھا یا نہیں؟

مسلم لیگی قیادت میں جس نے پاکستان بنایا تھا، نواب زادہ لیاقت علی خان اور مولانا شبیر احمد عثمانی کے سوا کسی دوسرے اردو سپیکنگ لیڈر کا نام بھی بتا دیں۔ اور یہ دونوں بنگال سے منتخب ہو کر آئے تھے۔

اللہ جانے چوہدری صاحب نے تحریک پاکستان کے قائدین کے اسمائے گرامی کبھی تاریخ میں دیکھے ہیں یا نہیں۔ چوہدری صاحب کا یہ بیان ہماری حب وطن کی توہین اور غدار وطن کی غداری کی تعریف ہے چوہدری صاحب اپنا یہ بیان واپس لیں۔

پاکستان کے اصلی معمار بنگالی، بہاری، سندھی، پنجابی، بلوچی اور پٹھان تھے اور اردو سپیکنگ اتنے ہی تھے جتنے اضلاع کرنال، گوڑ گاؤں اور انبالہ سے آئے تھے۔ رام پور، مراد آباد، حیدر آباد، دہلی کے اردو سپیکنگ نہ تو طے شدہ علاقوں سے آئے تھے اور نہ ہی یہ مہاجر تھے یہ تو ایسے غیر قانونی آبادکار تھے، جو آج تک اپنے بھارتی رشتہ داروں کو غیر قانونی ذرائع سے لاہور اور کراچی میں بسا رہے ہیں۔ الطاف حسین کے نائن زیرو کے کاغذات اور دفاتر کا اگر اچھی طرح جائزہ لیا جائے تو جعلی ویزوں کا ایک سیکشن بھی موجود ہے جو آج تک فنکشنل ہے اور دن رات دھڑا دھڑ ہندوستان سے اپنی باقیات کو یہاں لا رہا ہے جو سب ''را'' کے جاسوس ہیں۔

ہماری تاریخ کے دو نامور مورخ ڈاکٹر صفدر محمود اور حامد میر بری طرح دو تاریخی مغالطوں کا شکار ہیں۔ اول یہ کہ ہندوستان میں اسلام صوفیا نے پھیلایا تھا اور دوم یہ کہ پاکستان یو۔ پی۔ سی پی کے اردو سپیکنگ لوگوں نے بنایا تھا۔ ہمارے دانشوروں کے کیا کہنے کہ اقبال کی جگہ پنڈی سازش کہیں کے سزایافتہ کرداروں کو ہیرو بناتے ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب، اس بات کا جواب دیں گے کہ محمد بن قاسم فاتح سندھ کے ساتھ آنے والے لشکر میں کتنے صوفیا شامل تھے جبکہ تصوف چھٹی صدی ہجری میں ظہور پذیر ہوئی تھی؟ الطاف حسین کے غداروں کے ٹولے میں کسی ایک بھی ایسے مہاجر کا نام نکال کر دکھا دیں جو اضلاع کرنال، گوڑ گاؤں اور انبالہ سے تعلق رکھتا ہو حالانکہ وہ مہاجر بھی تھے اردو سپیکنگ بھی۔ شہید ملت نواب زادہ لیاقت علی خان کرنال کے اردو سپیکنگ تھے نہ کہ دلی کے۔ کرنال چونکہ ہندو اکثریت کا ضلع تھا اور لیاقت علی خان یہاں سے انتخاب نہ جیت سکتے تھے اس لیے قائداعظم نے انہیں مشرقی بنگال سے کامیاب کرایا تھا۔ وما علینا الا البلاغ

نائب مدیر الجامعہ حافظ عبدالغفور مدنی، عبدالمجید، عبدالواحد و عبدالحمید (مدنی محلّہ) کو صدمہ

مورخہ 29 جولائی بروز جمعہ نائب مدیر الجامعہ حافظ عبدالغفور مدنی کی خالہ محترمہ اور عبدالمجید، عبدالواحد و عبدالحمید کی ہمشیرہ محترمہ مدنی محلّہ میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے پڑھائی۔